بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

محدث
دہلی

نگران اصول
مولانا عبید اللہ صاحب رحمانی
شیخ الحدیث

مدیر مسئول
نذیر احمد املوی
رحمانی

جلد ۸	بابت ماہ صفر المظفر سنہ ۱۳۶۰ھ مطابق ماہ مارچ سنہ ۱۹۴۱ء	نمبر ۱۱

چاند اور سورج گرہن کے احکام

(از مدیر)

اس سال کی جنتریوں سے معلوم ہوتا ہے کہ ۱۴ر صفر مطابق ۱۳ر مارچ کو چاند گرہن اور ۲۸ر شعبان مطابق ۲۱ر ستمبر کو سورج گرہن ہوگا۔ اگرچہ نجومیوں کے اس بیان پر نہ ہم کو اطمینان ہے، اور نہ ہمیں اطمینان کرنا ہی چاہیئے۔ اسلئے کہ رات دن ہم ان کی سینکڑوں باتوں کا تجربہ کرتے رہتے ہیں کہ وہ غلط ثابت ہوتی ہیں۔ لیکن کبھی کبھی بعض باتیں ان کی صحیح بھی ہوجاتی ہیں اسلئے اس خیال سے کہ شاید اب کی دفعہ بھی ایسا ہی اتفاق ہوجائے کہ یہ بات ان کی صحیح نکل آئے۔ ہم گرہن کے مسائل کے متعلق ایک مضمون شائع کر رہے ہیں۔ تاکہ مسلمانوں کو معلوم ہوجائے کہ اگر اللہ تعالیٰ اپنے غافل بندوں کو متنبہ اور ہوشیار کرنے کے لئے اپنی یہ نشانی ظاہر فرمائے تو ایسے موقع پر ان کو کیا کرنا چاہیئے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے متعلق ہم کو کیا ہدایت فرمائی ہے آج بہت کم مسلمان ایسے ہونگے جن کو گرہن کے احکام سے واقفیت ہو، اسلئے ہر مسلمان کو چاہیئے کہ یہ مضمون غور سے پڑھے اور اس میں بتائے ہوئے احکام پر عمل کرنے کی کوشش کرے۔

احادیث کی کتابوں میں مختلف طریقوں سے یہ روایت مذکور ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بھی یہ نشانی ظاہر ہوئی تھی، یعنی چاند اور سورج میں گرہن لگا تھا۔ راوی کا بیان ہے کہ جب سورج نکلکر کچھ بلندی پر آیا تو اس میں گہن معلوم ہوا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کہیں جانے کی نیت سے سواری پر سوار ہوکر روانہ ہوچکے تھے، مگر جب یہ کیفیت دیکھی

توجلدی سے گھر واپس آگئے ۔ اور اس قدر پریشانی اور گھبراہٹ کی حالت میں معلوم ہوتے تھے کہ جیسے قیامت آرہی ہے آپ نے جلدی میں اپنی چادر اوڑھنے کی بجائے اپنا کرتا ہی اوڑھ لیا ۔ اور وضو کرکے فوراً ایک آدمی کو حکم دیا کہ وہ مدینہ کی گلیوں میں، محلہ محلہ یہ اعلان کردے اَلصَّلٰوۃُ جَامِعَۃٌ (یعنی (گرہن کی) نماز پڑھنے چلو۔ آپ خود بھی مسجد میں تشریف لے گئے اور لوگ بھی آنے شروع ہوگئے۔ تھوڑی ہی دیر میں تمام مسجد بھر گئی۔ پھر آپ نے صفیں درست کرائیں اور بغیر اذان واقامت کہے ہوئے خود امامت کیلئے آگے بڑھ گئے ۔ اللہ اکبر کہکر حسب معمول آپ نے نماز شروع کرائی اور بہت دیر تک قرآ مجید کی لمبی لمبی سورتیں پڑھتے رہے ۔ اس کے بعد رکوع میں گئے اور بہت دیر تک رکوع میں رہے ۔ جب رکوع سے سر اٹھایا تو پھر کھڑے ہوکر دوبارہ قرآن مجید کی سورتیں بہت دیر تک پڑھتے رہے ۔ اس کے بعد پھر رکوع میں گئے اور دیر تک رکوع ہی میں رہے ۔ جب دوسرے رکوع سے سر اٹھا کر خوب سیدھے کھڑے ہوگئے، تو سجدے میں گئے اور بہت دیر تک سجدے میں رہے ۔ جب سجدے سے سر اٹھایا تو پھر دیر تک بیٹھے رہے ۔ اس کے بعد دوسرے سجدے میں گئے اور دیر تک سجدے ہی میں رہے ۔ جب دوسرے سجدے سے فارغ ہوئے تو دوسری رکعت پڑھنے کیلئے کھڑے ہوگئے اور اسی طرح دوسری رکعت بھی ادا کی ۔ یعنی پھر دو مرتبہ لمبی لمبی قرأت اور دو مرتبہ لمبا لمبا رکوع سجدہ کیا ۔ جب دوسری رکعت میں تشہد وغیرہ کے بعد سلام پھیر کر اس طول طویل نماز سے آپ فارغ ہوئے تو گہن ہٹ چکا تھا اور سورج کھل گیا تھا ۔

آپ منبر پر تشریف لے گئے اور مؤثر انداز میں ایک نہایت بلیغ خطبہ دیا ۔ سب سے پہلے آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی ۔ اور پھر فرمایا ۔ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰیَتَانِ مِنْ اٰیَاتِ اللّٰہِ لَا یَخْسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَیَاتِہٖ فَاِذَا رَأَیْتُمْ ذَالِکَ فَادْعُوا اللّٰہَ وَکَبِّرُوْا وَصَلُّوْا وَتَصَدَّقُوْا (بخاری شریف) یعنی سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی عظمت اور قدرت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہیں ان میں کسی کے مرجانے یا پیدا ہونے سے گہن نہیں لگتا ۔ (یہ آپ نے اس لئے فرمایا تھا کہ زمانہ جاہلیۃ میں لوگوں کا یہ اعتقاد تھا کہ جب دنیا میں کوئی بڑا شخص مرجاتا ہے تو چاند اور سورج میں گہن لگتا ہے ۔ اور اتفاق کی بات ہے کہ جس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے کا (جن کا نام ابراہیم تھا) حالت شیرخوارگی میں انتقال ہوا تھا، اسی دن سورج میں یہ گہن بھی لگا تھا ۔ تو لوگوں نے اسی پرانے عقیدے کے مطابق کہا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے کے انتقال کی وجہ سے یہ گہن ہوا ہے ۔ آپ نے اس عقیدے کی تردید کی اور فرمایا کہ یہ خیال غلط ہے) وَلٰکِنْ یُّخَوِّفُ اللّٰہُ بِہِمَا عِبَادَہٗ بلکہ اللہ تعالیٰ تو اس گہن کے ذریعہ اپنے بندوں کو ڈرانا چاہتا ہے پس جب تم لوگ یہ دیکھو تو ڈر جاؤ اللہ سے دعا کرو اور اس کی بڑائی بیان کرو ۔ نماز پڑھو اور صدقہ خیرات کرو ۔

دوسری روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا فَاِذَا رَأَیْتُمْ شَیْئًا مِّنْ ذَالِکَ فَافْزَعُوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ وَدُعَائِہٖ وَ اسْتِغْفَارِہٖ (بخاری شریف) یعنی جب کبھی اللہ تعالیٰ کی اس قسم کی نشانیاں دیکھو جو وہ اپنے بندوں کی تنبیہ کیلئے دکھاتا ہے تو خوف کی وجہ سے گھبرا جایا کرو، اور فوراً اللہ کی یاد میں لگ جاؤ ۔ اس سے دعائیں کرو اور اپنے گناہوں کی بخشش

طلب کرو۔ آپ نے یہ بھی فرمایا یا اُمَّۃَ مُحَمَّدٍ وَاللہِ مَا مِنْ اَحَدٍ اَغْیَرَ مِنَ اللہِ اَنْ یَّزْنِیَ عَبْدُہٗ اَوْ تَزْنِیَ اَمَتُہٗ
یعنی اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی امت والو! خدا کی قسم اللہ تعالیٰ کو یہ بات بے حد ناگوار گزرتی ہے کہ اس کے بندوں میں سے
کوئی مرد یا عورت زناکاری کرے۔

اسی خطبے میں آپ نے فرمایا کہ "میں نے آج نماز کی حالت میں ایسی ایسی چیزیں دیکھی ہیں جو کبھی نہیں دیکھی تھیں۔
یہاں تک کہ جنت اور دوزخ بھی ایک خاص ہیئت میں دیکھا۔ میں نے ہاتھ بڑھا کر جنت کے انگوروں میں سے ایک خوشہ توڑنے
کا ارادہ کیا لیکن پھر مناسب نہیں سمجھا۔ اگر میں توڑ کر تم کو دیدیتا تو جب تک دنیا باقی رہتی تم اس کو کھاتے رہتے۔ نماز میں تم نے
دیکھا تھا کہ میں نے ایک مرتبہ اپنا ہاتھ بڑھایا تھا تو وہ اسی لئے بڑھایا تھا۔ اسی طرح جہنم ایسی خوفناک شکل میں میرے سامنے
کبھی نہیں آئی تھی جیسی اسوقت۔ جہنم کے اندر میں نے مردوں سے زیادہ عورتوں کو دیکھا۔ لوگوں نے پوچھا کہ اے اللہ کے
رسول! اس کی وجہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا ناشکری۔ لوگوں نے پوچھا کس کی ناشکری؟ اللہ کی؟ آپ نے فرمایا اپنے شوہروں
کی۔ ان کا یہ حال ہے کہ اگر تم زندگی بھر ان کے ساتھ احسان اور سلوک کرتے رہو۔ لیکن اگر ایک دن بھی ان کی مرضی کے
خلاف کوئی بات ہو جائیگی، تو نہایت صفائی کے ساتھ کہدینگی کہ تمہارے ساتھ تو مجھے کبھی بھی سکھ نصیب نہیں ہوا"

آپ نے فرمایا میں نے یہ بھی دیکھا کہ جہنم میں ایک عورت کو ایک بلی کی وجہ سے یوں عذاب دیا جارہا تھا کہ جب عورت
بلی کے سامنے آتی ہے تو وہ اس کو نوچ لیتی ہے۔ اور جب وہ پیٹھ پھیر کر جانے لگتی ہے تو بلی اس کے سُرین کا گوشت نوچتی
ہے اور یہ عذاب اس کو اس لئے ہو رہا ہے کہ اس نے اس بلی کو ایک رسی میں باندھ دیا تھا، نہ خود اس کو کچھ کھانے پینے
کو دیا اور نہ اس کی رسی ہی کھولی۔ یہاں تک کہ وہ بھوکی پیاسی تڑپ تڑپ کر مرگئی۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے جہنم میں ایک
ایسے شخص کو دیکھا جو ایک چھڑی پر ٹیک لگائے ہوئے کھڑا ہے۔ یہ وہ شخص ہے جو دنیا میں اپنی چھڑی کے ذریعہ حاجیوں
کا مال چُرایا کرتا تھا۔ اس کے پاس ایک ایسی چھڑی تھی جس میں اس نے ایک ٹیڑھا سا لوہا لگوا لیا تھا۔ اسی لوہے سے وہ
حاجیوں کی چیزیں کھینچ لیا کرتا تھا۔ اگر کھینچتے ہوئے کسی نے دیکھ لیا تو کہدیتا کہ میں نے قصداً ایسا نہیں کیا ہے بلکہ یہ تو
میری چھڑی کے لوہے میں اٹک کر چلی آئی ہے۔ اور اگر کوئی نہ دیکھتا تو پھر اس پر قبضہ کرلیتا۔ آپ نے فرمایا میں نے
نے اسی نماز کی حالت میں جہنم کے اندر عمرو بن مالک کافر کو بھی دیکھا جس کی انتڑیاں باہر نکلی ہوئی ہیں اور وہ ان کو
ادھر اُدھر گھسیٹتا پھرتا ہے۔ اور عمرو بن لُحَیّ کو بھی دیکھا جس نے دنیا میں بتوں کے نام پر سانڈ چھوڑنے کا رواج سب سے
پہلے نکالا تھا۔

فرمایا لَقَدْ اُوْحِیَ اِلَیَّ اَنَّکُمْ تُفْتَنُوْنَ فِی الْقُبُوْرِ (بخاری) یعنی مجھکو وحی کے ذریعہ بتایا گیا ہے کہ لوگ قبروں میں
ایک بڑی آزمائش میں ڈالے جائینگے۔ اور وہاں ان کا ایک سخت امتحان ہوگا۔ پس ہمیشہ قبر کے عذاب سے پناہ مانگتے رہو۔
فرمایا۔ یا اُمَّۃَ مُحَمَّدٍ وَاللہِ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِکْتُمْ قَلِیْلًا وَّلَبَکَیْتُمْ کَثِیْرًا (بخاری شریف) اے میری امت کے

لوگو! جتنا میں جانتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نافرمانوں کو کس کس طرح عذاب دیگا، اور ان کے ساتھ کیا کیا برتاؤ ہوگا، خدا کی قسم! اگر تم کو بھی اتنا معلوم ہو جائے تو تم ہنسوگے کم، اور روؤگے زیادہ ـــــ آخر میں دونوں ہاتھ اٹھا کر فرمایا اَللّٰھُمَّ ھَلْ بَلَّغْتُ (مسلم شریف) یعنی اے اللہ میں نے تیرا پیغام تیرے بندوں کو پہنچا دیا۔

حاصل کلام یہ ہے کہ اگر چاند یا سورج میں گرہن ہو جائے تو ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے مندرجہ ذیل باتوں کی ہدایت کی گئی ہے۔ اور یہ تمام باتیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول یا فعل سے صحیح حدیثوں میں ثابت ہیں۔ اختصار کیلئے حوالہ اور عبارتوں کو حذف کر دیا گیا ہے۔

(۱) جس وقت گہن نظر آئے تمام لوگ گھبراہٹ اور پریشانی کے ساتھ اللہ کی یاد میں لگ جائیں اور دعا و استغفار شروع کر دیں

(۲) جس سے جو کچھ ہو سکے روپیہ پیسہ یا غلہ وغیرہ غریبوں، محتاجوں میں تقسیم کر کے صدقہ خیرات بھی کرے۔

(۳) بجائے اذان کہنے کے موذن ہی کو یا کسی دوسرے شخص کو محلوں میں بھیج دیا جائے کہ وہ لوگوں کو خبر کر دے کہ فلاں مسجد میں گہن کی نماز ہوگی۔ لہذا سب لوگ وہاں جمع ہو جائیں۔

(۴) جب لوگ جمع ہو جائیں اور وضو وغیرہ سے فارغ ہو جائیں تو اس مسجد کے امام کو یا اس کی اجازت اور مصلیوں کی مرضی سے کسی دوسرے شخص کو اس نماز کیلئے امام بنا دیا جائے۔ لیکن امام ایسا شخص ہونا چاہیئے جو حافظ ہو۔ یا قرآن مجید کی لمبی لمبی سورتیں اس کو یاد ہوں، تاکہ دیر تک یہ نماز پڑھا سکے)۔

(۵) جب صفیں درست ہو جائیں تو بغیر اقامت کے امام آگے بڑھ کر نماز شروع کرا دے۔

(۶) اس نماز کا طریقہ یہ ہے کہ امام بلند آواز سے تکبیر تحریمہ کہہ کر نیت باندھ لے، اور دعا ثنا کے بعد بلند آواز سے (چاہے سورج گرہن کی نماز ہو یا چاند گرہن کی) قرأت شروع کرے۔ پہلے سورہ فاتحہ پڑھے، اس کے بعد سورہ بقرہ یا کوئی اور لمبی سورہ شروع کرے۔ اور بہت دیر تک پڑھتا رہے۔ جب کافی دیر ہو جائے تو اللہ اکبر کہہ کر رکوع میں جائے۔ اور بہت دیر تک رکوع ہی میں رہے اور رکوع کی دعائیں پڑھتا رہے۔ دیر کے بعد سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہہ کر رکوع سے سر اٹھائے۔ لیکن ابھی سجدے میں نہ جائے، بلکہ پھر نیت باندھ کر دوبارہ (سورہ فاتحہ کے بغیر) کوئی لمبی سورہ پڑھنا شروع کر دے پھر دیر تک پڑھتا رہے، لیکن پہلی مرتبہ جتنی دیر کیا تھا اس سے کچھ کم ہونا چاہیئے۔ جب دیر تک قرأت کر لے تو پھر تکبیر کہہ کر رکوع میں جائے۔ یہ دوسرا رکوع بھی دیر تک کرے۔ مگر پہلے سے کچھ کم ہو۔ دیر کے بعد پہلے کی طرح رکوع سے سر اٹھائے۔ جب سیدھا کھڑا ہو جائے تو پھر تکبیر کہہ کر سجدے میں جائے۔ اور جیسے ہر رکعت میں دو سجدے کئے جاتے ہیں ویسے ہی خوب لمبے لمبے دو سجدے کرے۔ جب دونوں سجدوں سے فارغ ہو جائے تو پھر دوسری رکعت کیلئے کھڑا ہو جائے۔ اور سورہ فاتحہ پڑھ کر کوئی لمبی سورہ شروع کرے۔ اور دیر تک قرأت کرتا رہے مگر پہلی رکعت میں جتنی دیر کیا تھا اس سے کچھ کم ہونا چاہیئے۔ جب دیر تک قرأت کر لے تو پھر حسب معمول رکوع میں جائے

اور بہت دیر تک رکوع میں رہے۔ مگر پہلے رکوع سے کچھ کم ہو۔ دیر کے بعد رکوع سے سر اٹھائے، اور پھر پہلی رکعت کی طرح نیت باندھ کر (فاتحہ کے بغیر) دوبارہ کوئی لمبی سورہ شروع کردے اور دیر تک پڑھتا رہے، مگر پہلی رکعت سے کچھ کم ہو، دیر تک قرأت کرنے کے بعد دوبارہ رکوع میں جائے اور دیر تک رکوع ہی میں رہے۔ لیکن پہلے رکوع سے کچھ کم ہو۔ جب اس رکوع سے سر اٹھائے تو سیدھا کھڑا ہو جائے اور اس کے بعد سجدے میں جائے اور پھر دو سجدے کر کے تشہد کیلئے بیٹھے۔ اور جیسے ہر نماز میں تشہد اور درود وغیرہ پڑھتے ہیں ویسے ہی پڑھ کر سلام پھیر دے۔

مقتدی جیسے ہر نماز میں امام کی اقتدا کرتے ہیں ویسے ہی اس میں بھی کریں۔

خلاصہ یہ ہے کہ جیسے فجر کی یا جمعہ و عیدین کی نماز دو رکعت قرأت جہری اور جماعت کے ساتھ پڑھی جاتی ہے۔ ویسے ہی گہن کی نماز بھی ہے۔ صرف فرق یہ ہے کہ . . . . . . ان نمازوں میں قرارت اور رکوع ہر رکعت میں ایک ایک مرتبہ ہوتے ہیں، اور گہن کی نماز میں دو دو مرتبہ جیسا کہ صورت مذکورہ سے معلوم ہوا۔

بعض روایتوں میں ہر رکعت میں تین تین اور چار چار بلکہ پانچ پانچ رکوع اور قرارت بھی مذکور ہیں لیکن دو دو رکوع والی روایت متفق علیہ ہونے کی وجہ سے ان پر راجح ہے، اسلئے میں نے اسی کو یہاں ذکر کیا ہے۔

(۷) جب نماز سے فراغت ہو جائے تو خطبہ دینے کیلئے امام منبر پر آجائے۔ لیکن اگر امام وعظ نہ کہہ سکتا ہو، تو پھر کوئی دوسرا شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے یہ ملکہ دیا ہو منبر پر بیٹھ کر حاضرین کی زبان میں ان کو وعظ سنائے۔ اور اپنے وعظ کے اندر ان غلط اور فاسد عقائد کی تردید کرے جو گہن کے متعلق لوگوں کے دلوں میں پیدا ہوں۔ اور ان کو قیامت کی مختلف نشانیاں اور اللہ تعالیٰ کی عظمت و قدرت کی بہت سی دلیلیں بیان کر کے برائیوں سے باز رہنے کی نصیحت کرے۔ اللہ کے عذاب سے ڈرائے، اور نیک عمل کرنے کی ترغیب دیکر اللہ تعالیٰ کی رحمت اور مغفرت طلب کرنے کا شوق دلائے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس موقع پر جو خطبہ دیا تھا اس کے الفاظ اوپر نقل کئے گئے ہیں۔ ان کو وضاحت اور تفصیل کے ساتھ لوگوں کو سمجھائے۔

(۸) (اولاً تو) نماز ہی اتنی دیر تک پڑھنا چاہیئے کہ چاند یا سورج بالکل صاف ہو جائے۔ (اور اگر بالفرض نماز کچھ پہلے ختم ہو جائے، تو پھر خطبے اور دعا و استغفار وغیرہ میں اتنی دیر تک مشغول رہنا چاہیئے کہ جب تک گہن بالکل دور نہ ہو جائے)۔

(۹) جب تک گہن بالکل دور نہ ہو جائے کسی کاروبار میں مشغول نہیں ہونا چاہیئے۔

---

۵ نسائی مطبوعہ مجتبائی ص۲۲۳ ج۱